احرار نے اپنے حامیوں سے کیا کیا؟

وہ لوگ جو کچھ عرصہ سے احرار کہلاتے ہیں۔ جب سے میدانِ عمل میں آئے ہیں عجیب و غریب رنگ بدلتے چلے آئے ہیں۔ اور سب لوگ ان کے اس طریقِ عمل سے واقف ہیں۔ کہ وہ جو رنگ بھی بدلتے ہیں۔ اور جو پہلو بھی اختیار کرتے ہیں سراسر ذاتی اغراض کے لئے لیکن باوجود اس کے جب احرار نے اپنی فتنہ انگیزیوں اور شرانگیزیوں کا رُخ جماعتِ احمدیہ کی طرف پھیرا۔ اور شرافت و انسانیت کی بہت بُری طرح مٹی پلید کرنی شروع کر دی تو عام ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں نے نہ صرف ان کو لعنت و ملامت نہ کی۔ اور ان کی احمدیوں پر ستم رانیوں اور جفاکاریوں کے خلاف نفرت کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ جہاں تک ان سے بن پڑا۔ انہوں نے احرار کی پیٹھ ٹھونکی۔ ان کو ہر طرح کی امداد دی۔ اور ان کے حوصلے بڑھائے اس کا نتیجہ جہاں یہ نکلا۔ کہ نہایت کمزور۔ قلیل التعداد اور ہر طرف سے مخالفتوں میں گھری ہوئی جماعتِ احمدیہ کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت نہایت نمایاں طور پر نازل ہوئی۔ اور دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ دنیا کی متفقہ مخالفتیں نہ صرف اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ بلکہ اس میں اور زیادہ بیداری اور جوشِ عمل پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہیں وہاں احرار کو ایسی راہ پر ڈال دیا۔ کہ وہ اپنی حمایت کرنے والوں کی ایک ایک کر کے مخالفت کرنے لگے۔ اور اس طرح ان لوگوں پر واضح ہو گیا۔ کہ ظالم کی کسی رنگ میں امداد کرنا یا ظلم کو دیکھ کر طاقت رکھتے ہوئے خاموشی اختیار کر لینا اتنا بڑا جرم ہے۔ کہ جس کا خمیازہ اس دنیا میں بھی فوراً بھگتنا پڑتا ہے۔

احرار کے سب سے بڑے حامی اور مددگار مسلمان تھے جنہوں نے نہ صرف ہزارہا روپیہ کے ذریعہ بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف ان کے ظالمانہ اور خلافِ انسانیت اعلانات کی تعمیل کر کے ان کے دماغوں میں اس قدر فرعونیت بھر دی۔ کہ وہ اپنے آپ کو سیاہ و سفید کے مالک سمجھنے لگ گئے۔ لیکن مسجد شہید گنج کے معاملہ میں انہوں نے نہایت ہی غدارانہ اور ملت فروشانہ رویہ اختیار کر کے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اور آج وہ احرار کو اپنا اور اسلام کا بدترین دشمن سمجھ رہے ہیں۔

پھر احرار کی بہت کچھ مدد سکھوں نے بھی کی۔ ہمیں یاد ہے۔ کہ قادیان کے قریب سخت گرمی کے ایام میں ایک لق و دق میدان میں دوپہر کے وقت سکھوں نے ایک دیوان منعقد کیا جس میں شمولیت کے لئے سردار کھڑک سنگھ صاحب ایسے شہرت یافتہ لوگ شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر جہاں جماعت احمدیہ کے خلاف بے حد غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا۔ وہاں احراری نمائندہ سے بھی تقریر کرائی گئی۔ اور یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ احمدیت کے مقابلہ میں سکھ اور احرار متحدہ محاذ قائم کر چکے ہیں لیکن شہید گنج کے ہی سلسلہ میں جب پچھلے دنوں احرار نے سول نافرمانی شروع کر دی تو سکھوں کو احرار کی طوطا چشمی پر بے حد حیرت ہوئی۔ اور وہ ہاتھ ملتے رہ گئے۔

اس وقت تک ہندو احرار کی ہر طرح مدد کرتے چلے آ رہے تھے۔ چنانچہ جب احرار نے شہید گنج کے نام سے سول نافرمانی شروع کی۔ تو ہندو اخبارات پوری طرح ان کے حامی تھے ان کی تیاری اور گرفتاری کا نمایاں طور پر ذکر کیا جاتا ان کا حوصلہ بڑھایا جاتا۔ ان کی تعریف و توصیف کی جاتی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہندو بھی احرار کو ان کی اصلی شکل و صورت میں دیکھیں اور اس بات پر شرم و ندامت محسوس کریں۔ کہ احرار کی امداد کر کے انہوں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۸ مئی) "احرار کی دورنگی چال" کا رونا روتا ہوا لکھتا ہے:۔

"احرار جس قدر جلدی اپنا پینترا بدلتے ہیں۔ اور کوئی نہیں بدلتا۔ ان کے متعلق کبھی یقینی طور پر یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ وہ آج جس اصول پر قائم ہیں۔ کل بھی اس پر قائم رہیں گے یا نہ۔ پچھلے پانچ سات سال کی تاریخ اس خیال کی تائید کرتی ہے"

اب احرار کی گذشتہ تاریخ کیوں مستحضر ہو گئی۔ اس لئے کہ بالفاظ "پرتاپ" "ان کی پوزیشن سب سے زیادہ مضحکہ خیز کانگرس کے متعلق رہی ہے۔ اور اب بھی ہے پچھلے کچھ عرصے سے وہ مسلمانوں سے کہتے آ رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہو جانا چاہیئے ...... مگر آج وہ کھلے بندوں کانگریس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ امرتسر میں کانگرس نے ضمنی انتخاب کے لئے ڈاکٹر کچلو کو کھڑا کر رکھا ہے۔ احرار ان کی مخالفت کر رہے ہیں ...... اس کا مطلب تو یہ ہوا۔ کہ احرار کا اپنا کوئی اصول نہیں۔ جیسے حالات دیکھے اس کے مطابق اپنا اصول بنا لیا ...... احرار کی مفاد بازیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آج پنجاب کی سیاسیات میں ان کی کوئی وقعت نہیں" غرض احرار کی جس نے بھی مدد کی۔ اسی کو انہوں نے نقصان پہنچایا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صراط مستقیم تقویٰ اللہ کا دوسرا نام ہے

"درحقیقت متقیوں کے لئے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرب بارگاہ الٰہی ہیں۔ اور پھر متقی نہیں ہیں۔ بلکہ فسق اور فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ایک ظلم اور تعصب کرتے ہیں جبکہ وہ ولائت اور قرب الٰہی کے درجہ کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگا دی ہے۔ پھر ایک اور شرط لگاتا ہے۔ یا یہ کہو متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی معیت کا ثبوت اسکی نصرت ہی سے ملتا ہے۔ پہلا دروازہ ولائت کا ویسے بند ہوا۔ اب دوسرا دروازہ معیت اور نصرت الٰہی کا اس طرح پر بند ہوا۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقوےٰ ہی پر ہے۔ خدا کی اعانت متقی ہی کے لئے ہے۔ پھر ایک اور راہ ہے۔ کہ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقوےٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقوےٰ ہی ہے۔ فرمایا من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب۔ متقی کے لئے ہر مشکل سے ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اسکو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اسکو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اسکو پتہ بھی نہ لگے۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اور دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اسکو سکھ اور آرام ملے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے۔ جو تقوےٰ کی راہ کہلاتی اور دوسرے لفظوں میں اسکو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں"۔

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء)

نتیجہ امتحان جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ ۱۹۳۸ء

جو طلبار پاس ہیں

	نام	نمبر
(۱)	عبد الصمد صاحب	۶۲۱
(۲)	محمد احمد صاحب	۵۱۹
(۳)	احمد علی صاحب	۴۷۰
(۴)	محمد حسین صاحب گجراتی	۵۵۶
(۵)	رشید احمد صاحب	۴۹۹
(۶)	فضل دین صاحب	۴۵۹
(۷)	غلام رسول صاحب	۴۶۱
(۸)	شمس الدین صاحب	۵۵۷
(۹)	نور الحق صاحب	۵۸۴
(۱۰)	بشیر احمد صاحب منیر	۵۲۶
(۱۱)	ملک محمد حسین صاحب	۵۴۱

جن طلبار کا کورس دوبارہ امتحان ہوگا جس کے بعد نتیجہ نکالا جائیگا

(۱) منیر احمد صاحب قریشی
(۲) نور احمد صاحب
(۳) عبد الرحمٰن صاحب
(۴) محمد اسمٰعیل صاحب
(۵) محمد ابراہیم صاحب

پاس ہونے والے طلبار میں سے جو چاہیں ۱۶ مئی سے ایک ہفتہ تک جامعہ احمدیہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

خلافت جوبلی فنڈ میں سو یا سو سے زائد رقم دینے والے اصحاب کی فہرست

بسلسلہ سابق ذیل میں ان احباب کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے جنہوں نے سو یا سو سے زائد رقم دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱) سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ قادیان ۔۔۔۔۔ ۱۰۰ روپے
(۲) بابو غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن لاہور معہ اہل وعیال ۱۳۹ "
(۳) خان صاحب منشی برکت علی صاحب قائمقام ناظر بیت المال ۱۵۰ "

ناظر بیت المال

"عشرۂ وصیت" منانے کی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ۲۶ مئی کو ہوا تھا اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۱ مئی سے ۳۰ مئی تک "عشرۂ وصیت" منایا جائے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں مخلصین جماعت سے وصیت کرائی جائے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کی تکمیل کی جائے۔

قادیان اور بیرونجات کے اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور احباب سے گزارش ہے۔ کہ وہ خود بھی رسالہ الوصیت کا بغور مطالعہ کریں۔ اور دیگر احباب جماعت کو بھی پڑھوائیں۔ نیز عشرہ وصیت کے دوران میں احباب کو وصیت کرنے کی ترغیب میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وصیتیں کرائیں۔ اور سکرٹری صاحب مجلس کارپردازان بہشتی مقبرہ اور خاکسار کو اس بارے میں اطلاع دیں۔

خاکسار سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۲۰۹ اجرام فلکی

اللّٰہ الذی رفع السماوات بغیر عمدٍ ترونھا ثم استوی علی العرش سخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمّٰی (رعد) اللہ تعالےٰ نے اجرام سماوی کو بغیر سہارے کے فضا میں بلند کیا۔ پھر تخت حکومت پر بیٹھ گیا۔ اور سُورج چاند کو کام پر لگا دیا۔ ہر ایک ان میں مقررہ وقت کے مطابق چلتا ہے یہاں سماوات بغیر عمد کا مطلب ہے کہ یہ اجرام فلکی جو فضا میں تیر رہے ہیں یہ سب گول اور بے سہارے ہیں۔ آسمان میں جڑے ہُوئے نہیں ہیں۔ اور اجلِ مسمّٰی کا مطلب یہ ہے کہ اجرام فلکی میں سے ہر ایک کی اپنی گردش کا وقت بھی مقرر ہے۔ جیسے زمین کا ۳۶۵¼ دن اور چاند کا ۲۹½ دن۔ بلکہ حساب دانوں نے تو یہ اوقاتِ گردش گھنٹوں منٹوں اور سیکنڈوں کی کسروں تک لگائے ہیں

۲۱۰ - ہُود نے مجھے بُڈھا کر دیا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شیبتنی ھودٌ۔ یعنی سورۂ ہُود نے مجھے بُڈھا کر دیا۔ یعنی اس سے اتنا رنج اور فکر ہُوا۔ کہ اس نے میری صحت اور جوانی پر اثر کیا۔ واقعی فکر و غم ایسا ہی کر دیتے ہیں۔ ایک رات کے سخت غم میں بعض لوگوں کی ڈاڑھی سفید ہو جانی ثابت ہے۔ اور عذاب یا قیامت کے اثر سے بچوں کا بُڈھا ہو جانا خود قرآن مجید میں مذکور ہے (یوماً یجعل الولدان شیبا) لیکن ہود میں کیا خصوصیت ہے جس کا اثر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنا محسوس کیا۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ آیت فاستقم کما اُمرت نے آپ کو بڈھا کر دیا۔ میرا اس کی نسبت اور خیال ہے۔ اگر صرف یہی آیت ہوتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیتے کہ کہ مجھے فلاں آیت نے بڈھا کر دیا۔ پوری سورت کے نام لینے کی کیا ضرورت تھی۔ دوسرے یہ کہ فاستقم کما امرت کا فقرہ سورہ شوریٰ میں بھی موجود ہے میرے نزدیک زیادہ واضح توجیہہ یہ ہے کہ ساری سورت نے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غم میں ڈالا۔ اور خصوصیت اس سورت کی یہ ہے۔ کہ اس میں تمام امم سابقہ کے عذابوں کا ذکر جمع کر دیا گیا ہے۔ مزید براں ایک پیغمبر یعنی نوح کے بیٹے اور دوسرے پیغمبر یعنی لوط کی بیوی کے عذاب کا بھی ذکر اس میں ہے اور یہ باتیں اس امت کے ساتھ بھی پیش آنے والی تھیں۔ پھر زیادہ باعث رنج یہ بات ہے۔ کہ پہلی ہر قوم میں کوئی خاص خاص بُرائی نمایاں تھی۔ اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح یہ امت خیر الامم ہے۔ اسی طرح اس امت میں سب بُرائیاں بھی اگلی امتوں اور اگلے لوگوں کی جمع ہو جائیں گی۔ غرض قرآن مجید میں اس سورۃ سے زیادہ امم سابقہ پر عذاب کا ذکر کسی اور سورۃ میں نہیں ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ اس نے غم پہونچایا۔

۲۱۱ - اسلام بدی کی جڑ کو اکھیڑتا ہے۔

دوسرے مذاہب میں بدیوں۔ اور گناہوں کی سزائیں تو ہیں۔ مگر بدی کے سرچشمہ کو بند کرنے کا کوئی سامان نہیں ہے۔ جس سے گناہ سے بچاؤ ہے۔ قرآن مجید نے علاوہ اس کے کہ تقوےٰ پر خاص زور دیا ہے۔ بعض احکام ایسے دیئے ہیں۔ جن سے بدی پیدا ہونے سے رُک جاتی ہے۔ مثلاً غض بصر (قل للمومنین یغضوا من ابصارھم) اب جو شخص غض بصر کا عادی ہوگا۔ وہ شہوانی ابتلاؤں میں پڑے گا ہی نہیں۔ اسی طرح پردہ۔ جب عورتیں پردہ میں رہیں گی تو ایسے فتنوں کا خود بخود سدباب ہو جائے گا۔

قرض اور معاملات میں کتابت۔ اس کی وجہ سے لوگ بدعہدی اور بدمعاملگی کے گناہ سے بچے رہیں گے۔ (فاکتبوہ صغیرًا اوکبیرًا)

سُود کی ممانعت۔ اس کی وجہ سے مخلوق کی بدخواہی اور حرص اور مالی لوٹ مار اور بہت سے مقدمات سے امن رہیگا (وحرّم الربٰوا)

تعدد ازدواج۔ اس سے اکثر حصہ امرا اور جوان لوگوں کا زناکاری سے بچ جائے گا۔ نیز دُنیا کی محبت ان پر سرد ہو جائے گی (فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنٰی وثلاث وربٰع)

سوال کا منع ہونا۔ اس سے قناعت پیدا ہوگی۔ اور چوری۔ رشوت۔ حرام خوری کا راستہ بند ہوگا۔ (لا یسئلون الناس الحافا) لوگوں کے اموال اور زمینوں اور حیثیتوں کو بنظر غائر دیکھنے کی ممانعت۔ اس سے حسد۔ دُنیا طلبی۔ اور لالچ کا سدباب ہوتا ہے (لاتمدنّ عینیک الٰی ما متعنا بہٖ ازواجاً منھم) اور ہزاروں ناجائز حیلوں اور خرابات سے انسان بچ جائیگا۔ اسی طرح اور ہدایات ہیں۔ مثلاً روزہ زکوٰۃ۔ نماز۔ وغیرہ اعمال فحشاء منکر اور اکل بالباطل کی جڑ کاٹتے ہیں۔ یہی نتیجہ دُنیا سے بے رغبتی کرنے کا ہے۔ کہ اس کا ترک خدا کی طرف بے توجہی کو دُور کر دیتا ہے۔

غرض اسلام نے بعض احکام نے گناہوں کی جڑ پر کلھاڑا رکھ دیا ہے۔ اور وہ صرف بدی کو نہیں۔ بلکہ بدی کی جڑ کو کاٹتا ہے نیز یہ آیت بھی پڑھو۔ ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہٗ عداوۃ کانہٗ ولی حمیم (حٰم سجدہ) یعنی کسی کی بدی کا جواب بدی سے نہیں۔ بلکہ احسان سے دیا کر۔ اس سے نہ صرف عداوت دُور ہوگی۔ بلکہ تیرا وہ دُشمن دوست ہی بن جائے گا۔ اس طرح عداوت کی جڑ ہی کٹ جائے گی۔

۲۱۲ - وضو کا حُکم

سورۂ مائدہ میں وضو کا حکم ان الفاظ میں ہے۔ منہ دھونا۔ کہنیوں تک ہاتھ دھونے۔ سر کا مسح کرنا ٹخنوں تک پیروں کا دھونا۔ بس۔

مونہہ دھونے میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ اور ڈاڑھی کا خلال اس لئے شامل ہیں۔ کہ یہ چیزیں مونہہ میں ہی داخل ہیں۔ اور سر کے مسح کے ساتھ جو کانوں کا اور گردن کا مسح کیا جاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ کان۔ اور گردن کا پچھلا حصہ سر میں ہی داخل ہیں۔ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اس موقعہ پر انتصار بیان میں یہ کمال کیا ہے۔ کہ نماز کا ذکر۔ وضو کا حکم۔ وضو کے سب ارکان جنبی کے لئے غسل کا حکم اور اس کی دیگر شرائط۔ تیمم اور اس کے کرنے کی ترکیب۔ اور ان سب اعمال کے فوائد یہ ساری کی ساری باتیں صرف ایک آیت کے اندر بیان کر دی گئی ہیں۔ یہ آیت نمونہ ہے اختصار بیان کا۔

۲۱۳ - منہ کے بل چلنا

افمن یمشی مکبًّا علٰی وجھہٖ اھدٰی امّن یمشی سویًّا علٰی صراطٍ مستقیم۔ (الملک) یہاں مونہہ کے بل چلنے سے مراد جانوروں کی طرح چلنا ہے۔ یعنی مونہہ نیچے کر کے اس طرح کہ توجہ زمین کی طرف رہے۔ یہ مراد نہیں ہے۔ کہ بجائے لاتوں کے منہ سے چلتا ہے۔ یہ معنے مضحکہ خیز ہیں مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ ایسا شخص حیوان ہے اور اس کی نظر دُور نہیں جا سکتی۔

قرآن مجید کا اپنی صداقت کے متعلق دنیا کو چیلنج

شریعت اسلامی کی اکملیت کے ان دلائل میں سے جنہیں اللہ تعالٰے نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ اور جن کی نظیر دنیا کا اور کوئی مذہب پیش نہیں کرسکتا۔ ایک دلیل وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالٰے نے سورہ بقرہ میں ان الفاظ میں کیا۔ کہ ان کنتم فی ریبٍ مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورةٍ من مثلہٖ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔ اس آیت میں اللہ تعالٰے کفار کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اگر تم اس کتاب کی حقانیت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور تمہارا دعوٰے ہے کہ یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائی ہے تو ہم تمہارے سامنے ایک معیار پیش کرتے ہیں۔ اگر اس معیار پر تم پورے اترے تو تمہیں اپنے دعوے میں سچا سمجھ لیا جائیگا اور اگر تم باوجود کوشش کے ہمارے اس مطالبہ کو پورا نہ کرسکے۔ تو تم پر یہ بات واضح ہوجانی چاہیئے۔ کہ تمہارا یہ دعوٰی کہ قرآن خدا تعالٰے کی نازل کردہ کتاب نہیں باطل ہے۔

ریب کے ساتھ بالعموم فی کا لفظ استعمال ہوا کرتا ہے جیسے ابتداءً قرآن مجید میں ہی اللہ تعالٰے نے ذالک الکتاب لاریب فیہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر یہاں فی کی بجائے من کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جو دراصل کفار کی ایک شرارت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے۔ یعنی اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کفار قرآن مجید سے اس قدر عناد رکھتے ہیں۔ کہ وہ کہتے ہیں بجائے اس کے کہ یہ کتاب ہمارے شکوک و شبہات کو دور کرتی اس سے بیسیوں اور شکوک ہمارے قلوب میں پیدا ہوگئے ہیں۔ پس فرمایا اگر تم ریب میں ہو۔ اور وہ ریب اس کلام سے پیدا ہوا ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے۔ تو پھر جو کتاب ایسی ہو کہ انسان کا رہا سہا ایمان بھی ضائع کردے۔ اس کا مقابلہ کرنا کونسا مشکل امر ہے فأتوا بسورةٍ من مثلہٖ اٹھو اور اسکی مانند ایک سورۃ ہی بنا کر دکھا دو۔

سورۃ کے معنے ٹکڑے کے ہیں۔ اور اس سے مراد قرآن کریم کا وہ حصہ ہوتا ہے جس پر مقررہ نشان ہوتا ہے۔ پھر سورۃ کے معنی بلندی کے بھی ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے قرآن مجید کے حصص اس لئے سورتیں کہلاتے ہیں۔ کہ وہ باعتبار اپنے اعلٰے پایہ کے خاص مضامین کی بلندیاں ہیں۔ پس فرمایا قرآن مجید کے مقابلہ میں کوئی بڑی کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں۔ تم اس کے کسی ٹکڑہ کے مقابلہ میں کوئی ایک ٹکڑہ ہی پیش کردو۔ ہاں ایک شرط کو ضرور ملحوظ رکھنا۔ اور وہ یہ کہ من مثلہٖ جو کچھ پیش کرو۔ وہ اس کا مثل ہو۔ یہاں اللہ تعالٰے نے مثل کی کوئی تعیین نہیں فرمائی۔ کہ نظیر اور مثل کس بات کی لانی ہے۔ جس میں دراصل یہ راز مخفی ہے کہ ایک مذہبی کتاب میں جس قدر خوبیاں پائی جانی ضروری ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں ہی قرآن مجید کی نظیر تیار کر کے دکھا دو۔ مگر باوجود اس کے کہ قرآن مجید نے تیرہ سو سال سے یہ چیلنج پیش کیا ہوا ہے۔ آج تک کوئی شخص اس کو قبول نہیں کرسکا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں وہ تمام خوبیاں جمع ہیں۔ جو کسی مذہب کی الہامی کتاب میں پائی جانی ضروری ہیں:-

(۱) مثلاً شریعت کو لو۔ تو وہ قرآن مجید نے ایسی بے مثال پیش کی ہے کہ کوئی شریعت اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی۔ سابقہ شرائع میں سے بعض افراط کی طرف چلی گئیں۔ تو بعض تفریط کی طرف۔ لیکن قرآن نے ایک وسطی راہ اختیار کی ہے۔

(۲) پھر معرفت پیدا کرنے کے سامانوں کو لو تو خدا تعالٰے کو قرآن مجید نے اس رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ ہر مذاق کے انسان کا دل محبت الٰہی سے پُر ہوجاتا ہے۔ اور اس کا کوئی صفحہ ایسا نظر نہیں آتا۔ جس میں خدا اور اس کی صفات کاملہ کا ذکر نہ ہو

(۳) معقولیت کو لو تو وہ اس حد تک پائی جاتی ہے۔ کہ کوئی دعوٰے نہیں جس کی اس میں دلیل نہ ہو۔

(۴) امراض روحانی کے علاج کو لو تو ایک مرض بھی ایسا دکھائی نہیں دیتا جس کا قرآن کریم نے علاج نہ بتایا ہو۔ باریک سے باریک شبہات جو انسانی قلب میں پیدا ہوسکتے ہیں۔ ان سب کا دلائل سے رد کیا ہے۔

(۵) اختصار کو لو تو وہ اپنی شان میں بے نظیر ہے۔ اور باوجود تمام باتیں کہہ جانے کے اس کا حجم اتنا بڑا نہیں کہ انسان کے لئے اٹھانا مشکل ہو۔

(۶) لیکن اختصار کے باوجود اس میں تفصیل اس قدر ہے۔ کہ ایک ایک لفظ پر تفسیریں لکھی جاسکتی ہیں۔

(۷) پھر زبان کو لو تو ایسی شیریں۔ ایسی فصیح اور ایسی بلیغ ہے۔ کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

(۸) اثرات کو لو تو انسانی زندگی پر جس قدر حیرت انگیز اثر اس کتاب نے کیا۔ وہ اثر کسی اور کتاب کو نصیب نہیں ہوا۔ اس کتاب کی بدولت امت محمدیہ میں لاکھوں کروڑوں اولیاء، صلحاء، شہداء، مجددین اور صدیق پیدا ہوئے۔ اور ایک وہ بھی ہوا جسکو خدا تعالٰے نے مقام نبوت پر سرفراز فرمایا۔

(۹) پھر دیکھ لو تیرہ سو سال میں علوم دنیوی میں جسقدر ترقی ہوئی۔ اس کے آگے دوسری کتابیں اس طرح بہہ گئی ہیں جس طرح سیلاب کے سامنے ایک تنکا بہہ جاتا ہے۔ مگر وہ قرآن جس نے یہ دعوٰے کیا تھا کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ اسے کوئی علم زک نہیں دے سکا۔ بلکہ جو کچھ اس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے کہا۔ علوم جدیدہ نے اسی کی تصدیق کی۔

یہ وہ چند کمالات ہیں جو قرآن مجید کے نمونہ کے طور پر ہم نے بیان کئے ہیں اگر کوئی شخص قرآن مجید کی مثل لانے کا شائق ہو۔ تو اس کے لئے قرآنی تصریح کے ماتحت ضروری ہے۔ کہ وہ من مثلہٖ کے مطابق انہیں اور اور دیگر امور کو ملحوظ رکھے پھر قرآن مجید نے یہیں تک بس نہیں کیا۔ کہ ایک چیلنج دے دیا۔ بلکہ فرمایا وادعوا شھداءکم من دون اللہ۔ تمہیں اس بات کی اجازت ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے اپنے شہداء کو بھی جمع کرلو۔ شہید کے معنی ہوتے ہیں۔ الذی لا یغیب عن علمہٖ شیءٌ۔ وہ ہستی جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو۔ مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن کو تم ایسا سمجھتے ہو۔ کہ ان کے علم سے کوئی چیز مخفی نہیں یعنی تمہارے معبود۔ ان کو تم پکارو اور بلاؤ اور کہو کہ وہ تم پر الہام نازل کریں۔ اور ایسی کتاب تم پر نازل کر کے دکھا دیں۔ جس میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہوں۔ مگر آج تک ایک کتاب بھی ہماری نظر سے ایسی نہیں گزری۔ جو کہتی ہو کہ میں لات کی طرف سے ہوں یا عزّیٰ کی طرف سے ہوں یا درگا دیوی یا کالی دیوی کی طرف سے ہوں۔ حالانکہ مشرک جب کہتے ہیں کہ دنیا کے کئی خدا ہیں تو ضروری تھا کہ وہ کوئی ایسی کتاب بھی بتاتے جو ان کی طرف سے اتری ہو۔ مگر وہ کوئی ایسی کتاب نہیں بتاسکتے۔ شہید کے دوسرے معنے معاون کے ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اس کام کے لئے اپنے دوستوں کو بھی بلا لو شہید کے تیسرے معنی گواہ کے ہوتے ہیں اور گواہ ہمیشہ اظہار صداقت کے لئے ہوتے ہیں۔ اب یہ امر ظاہر ہے کہ کفار کی پیٹھ ہمیشہ اہل کتاب ٹھونکا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے

کہ ھؤلاء اھدیٰ من الذین آمنوا سبیلا کہ مشرک مسلمانوں کی نسبت زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ پس فرمایا اہل کتاب کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لو۔ اس قدر مراعات دینے کے بعد فرماتا ہے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔ اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہم تو علی الاعلان کہہ دیتے ہیں کہ تم ایسا ہرگز نہیں کر سکو گے۔ نہ تم نہ تمہارے معبود نہ تمہارے دوست اور مددگار اہل کتاب تو فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ تم اس آگ سے بچو جس کا ایندھن لوگ اور حجارہ ہوں گے۔ آخرت کے لحاظ سے اس آگ سے مراد اگرچہ نار جہنم ہے۔ مگر نار میں دنیوی عذاب کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جب دنیا میں تم پر عذاب آیا۔ تو تمہارے بت توڑے جائیں گے۔ اور آخرت میں آگ میں ڈالے جائیں گے۔ تا ان کو دیکھکر تم اور زیادہ دکھ پاؤ۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ پتھر کے بتوں کو ایندھن بنانے سے کیا فائدہ۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس چیز کی کسی کے دل میں عزت ہوتی ہے۔ اس کی ذلت دیکھکر انسان کا دل بالکل کباب ہو جاتا ہے۔ اب پتھر کے بتوں کو دوزخ میں ڈالنے سے پتھروں کو تکلیف دینا مقصود نہیں۔ بلکہ بت پرستوں کو تکلیف پہنچانا اور ان پر ان کے بتوں کا عجز ظاہر کرنا مقصود ہے۔ جیسے دنیا میں بھی بت پرست اپنے بتوں کے توڑے جانے اور ان کی ہتک کئے جانے پر بُرا مناتے ہیں۔ پھر آج کل تو پتھر کے کوئلوں۔ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس سے آگ بہت تیز بھڑکتی ہے۔ غرض کسی صورت میں بھی حجارہ کا آگ میں ڈالا جانا قابل اعتراض امر نہیں۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے مخالفین کو سات بار سخت غیرت دلائی ہے۔ ایک تو فاتوا کا لفظ کہکر غیرت دلائی ہے۔ کہ دیکھو محمد صلے اللہ علیہ وسلم اکیلا ہے اور تم سب اکٹھے ہو۔ تم سب مل جاؤ۔ اور اس اکیلے شخص کا مقابلہ کرو۔

۲۔ پھر اور زیادہ غیرت دلائی اور فرمایا ساری کتاب میں بسورۃ اس کتاب کے مقابلہ میں ایک ٹکڑہ ہی تیار کر کے دکھا دو۔

۳۔ من مثلہ اور کسی خاص خوبی میں نہیں تم اس کی کسی ایک خوبی کی ہی مثل تیار کرو۔

۴۔ وادعوا شھداء کم اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو ۵۔ ان کنتم صادقین اگر تم سچے ہو۔ ۶۔ فان لم تفعلوا اگر تم نے اس کا مقابلہ نہ کیا۔

۷۔ ولن تفعلوا۔ اور ہرگز نہیں کر سکو گے لیکن باوجود اس قدر غیرت دلانے کے آج تک ایک شخص بھی ایسا نہیں اٹھا جس نے اس قرآنی چیلنج کو قبول کیا ہو۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ کتاب خدا تعالےٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔ اگر یہ کسی انسانی دماغ کی کدوکاوش کا نتیجہ ہوتی تو دنیا کے بڑے بڑے مدبر اور عقلمند اس سے بہتر کتاب بنا سکتے۔ مگر ان سب کا اس کی مثل تیار کرنے سے عاجز و درماندہ ہو جانا بتاتا ہے۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے کیونکہ کوئی انسان نہیں جو خدا کا مقابلہ کر سکے ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اسپر آساں ہے

پشاور میں غیر مبایعین کا جلسہ

غیروں کو خوش کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود کی شان میں گستاخی

پشاور کے غیر مبایعین نے بڑی مدت کے بعد ایک جلسہ اپریل کے آخر میں منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ اور پروگرام جلسہ میں علاوہ اور مقررین کے مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کے نام بڑے طمطراق سے درج کئے۔ تاکہ اسی طرح کچھ لوگ جمع ہو جائیں۔

لیکن جہاں انہوں نے یہ حیلہ اختیار کیا وہاں اس کے مقابلہ میں غیر احمدیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک ایسی دل آزار اور شرمناک حرکت کا ارتکاب کیا۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ ان لوگوں کی نگاہ میں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور موجودہ زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی اتنی بھی قدر نہیں جتنی ایک ایک کوڑی کے لوگوں کی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ایک موقعہ پر یوں کیا ہے۔

"تکفیر اہل اسلام کی تردید از روئے کتاب مرزا غلام احمد صاحب"

یہ عنوان لیکچر "میر مدثر شاہ صاحب گیلانی" نام کے سامنے لکھا تھا۔ اور جب میں نے ان سے پوچھا۔ کہ یہ مرزا غلام احمد صاحب کون ہیں۔ تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ مگر دوسری طرف اسی پروگرام میں "حضرت مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور" اور "مولانا مولوی صدرالدین صاحب مبلغ انگلستان جرمنی" درج کئے گئے۔ مدثر شاہ صاحب کا مضمون مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء کے دوسرے اجلاس میں درج تھا۔ مگر کسی مصلحت کے ماتحت دوسرے دن یعنی یکم مئی کو پہلے اجلاس میں کر دیا گیا۔ میر صاحب کا پہلا لیکچر "ختم نبوت" پر تھا۔ دوران لیکچر میں انہوں نے چیلنج دیا۔ کہ کوئی ہے جو مرزا صاحب کی کتابوں سے ان کا دعویٰ نبوت اور رسالت ثابت کر سکے۔ ان کی اس بڑ کو غلط ثابت کرنے کیلئے ایک غیر احمدی مولوی صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور صدر کو تحریری درخواست دی کہ مجھے وقت دیا جائے۔ میں مدثر شاہ صاحب کا چیلنج قبول کرتا ہوں۔ مگر پیغامیوں نے حیلے حوالے کر کے مدثر شاہ صاحب کی جان چھڑائی بعد دوپہر پھر وہی مولوی صاحب کتابیں وغیرہ ساتھ لیکر جلسہ میں آ گئے اور صدر جلسہ سے کہا کہ یا تو مجھے وقت دیا جائے یا مدثر شاہ صاحب سے کہا جائے کہ پبلک میں چیلنج واپس لے۔ مگر پیغامیوں نے نہایت کچے عذرات سے یہ پیالہ ٹال دیا۔ ان کی اس نامنصفانہ روش سے ناراض ہو کر چند غیر احمدی جو شریک جلسہ تھے اٹھکر چلے گئے پھر غیر احمدیوں نے اپنی مسجد میں جلسہ منعقد کر کے ان کو مباحثہ کے لئے للکارا مگر انہوں نے مباحثہ منظور نہ کیا۔

مدثر شاہ نے دوران تقریر میں بڑے جوش سے کہا کہ اگر کوئی مرزا صاحب کی کتابوں سے یہ ثابت کر دے کہ اس کا دعویٰ نبوت و رسالت کا تھا تو میں (نعوذ باللہ) مرزا صاحب کے لعنتی اور کافر ہونے کا اعلان کرنے کو تیار ہوں۔

مدثر شاہ میں اگر ذرا بھی خوف خدا ہوتا تو ایسی جرأت نہ کرتا۔ کیونکہ خدا کے برگزیدوں پر لعنت کرنا اپنے لئے لعنت طلب کرنے کے مترادف ہے۔ اس قسم کی ناپاک حرکتیں جو لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے انہوں نے کیں۔ خدا تعالےٰ نے اس میں بھی ان کو ناکام کیا۔ سوا چند دیہاتیوں کے جو جلے روٹی کیلئے شریک جلسہ تھے سمجھدار پبلک بہت کم تعداد میں شامل جلسہ ہوئی۔ ۲

۲ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب آخر وقت تک پشاور نہ آئے اور نہ آ سکتے تھے

مولوی محمد علی صاحب جب یہاں ۱۹۳۴ء میں آئے تو جماعت احمدیہ کے اکابرین نے ایک اشتہار میں ان سے مطالبہ کیا تھا کہ آپ حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی زندگی میں نبی یقین نہیں کرتا تھا۔ اور حلف اٹھانے کے معاً بعد چار صد روپیہ بطور انعام لے لیں مگر مولوی صاحب نے اس شہادت حقہ کے ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب پھر ان کو یہ خطرہ دامنگیر تھا کہ جماعت احمدیہ پشاور پھر کوئی ایسا مطالبہ پیش کرے گی پس پہلی ندامت کے خوف سے ان کو یہاں آنا موت معلوم ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں یہاں ان کا اڈا جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خاں صاحب کا مکان تھا۔ مگر×

×تھوڑے عرصہ سے ان کے ساتھ بھی مولوی محمد علی صاحب کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ اس لئے بھی واقف حال لوگوں نے کہدیا تھا مولوی محمد علی صاحب اب پشاور نہیں آ سکتے۔ چنانچہ آخر وقت تک پشاور نہ آئے۔ قریباً پچیس ۲۵ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ پیغامی اپنے آپ کو جماعت احمدیہ سے الگ [illegible]

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) جماعت احمدیہ سکندر آباد — سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب
(۲) " " چک ۱۱-۶ ضلع منٹگمری — چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار
(۳) " " احمدی پور " جہلم — خان عبد المغنی صاحب
(۴) " " کرورا (بنگال) — مولوی غلام صمدانی صاحب
(۵) " " تگوتی داپر (برما) — ڈاکٹر گوہر دین صاحب
(۶) " " برہمن بڑیہ (بنگال) — مولوی غلام صمدانی صاحب
(۷) " " کھاریاں — چوہدری فضل الہٰی صاحب
(۸) " " کریم پور ضلع جالندھر — " محمد علی صاحب
(۹) " " چارسدہ ضلع پشاور — خان محمد اکرم خان صاحب

ناظر اعلیٰ

انتخاب امراء کے متعلق فوری توجہ کی ضرورت

نمبر ۱۔ حلقہ بھاگو وال ضلع گجرات
(جماعتہائے مشمولہ درگانوالی۔ اودرا بھاگو بھٹی۔ کوٹی ہرنراین۔ کوٹ کریم بخش)
نمبر ۲۔ حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ
(جماعت ہائے مشمولہ چانگریاں۔ ٹانگا منڈیکی۔ بیریاں۔ بجھو بھٹی۔ راستے پور۔ قادر آباد۔ ٹھروہ۔ چھور۔ ظفروال۔
نمبر ۳ حلقہ ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ
(جماعت ہائے مشمولہ چوکپور۔ کوروال بھڑتانوالہ۔ کوٹلی لوہاراں۔ ڈھپی)
نمبر ۴۔ حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(جماعت ہائے مشمولہ بھروکی۔ جنڈ وساہی بمبانوالہ۔ موسٰی والہ۔ راجہ گھمان۔ سمبڑیال۔ ساہو والہ)
نمبر ۵ حلقہ بہلولپور ضلع سیالکوٹ
(جماعت ہائے مشمولہ بوبک سرالی۔ مالوکے تتلے۔ عینو والی۔ دھنی دیو۔ رندھیر تنگل)
نمبر ۶ حلقہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ
(چندرکے منگولے۔ خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ۔ دھرگ میانہ۔ بددملہی داعیو الہ رعیہ۔ بہادری ڈوگراں۔ عہدی پور۔ علیتوہ باجوہ۔ ڈیریانوالہ)
نمبر ۷۔ حلقہ کھیوہ ضلع سیالکوٹ۔
(جماعت ہائے مشمولہ کھیوہ کلاسوالہ نوشہرہ۔ پسرور۔ بن باجوہ۔ عزیز پور ڈگری)
نمبر ۸ حلقہ داتا زیدکا ضلع سیالکوٹ
(بجڈ یادر گھٹیالیاں۔ قلعہ صوبا سنگھ گھنوکے ججہ۔ کوٹ آغا۔ مالوکے بھگت
(۹) شملہ (۱۰) لائل پور (۱۱) ٹوپی ضلع پشاور (۱۲) راجوری کشمیر (۱۳) چک نمبر ۹۵ شمالی سرگودہا (۱۴) منٹگمری (۱۵) ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور (۱۶) سرائے عالمگیر ضلع گجرات (۱۷) سرڈعہ ضلع ہوشیارپور (۱۸) سنور ریاست پٹیالہ (۱۹) کھمبیاں ضلع ہوشیارپور (۲۰) ناصر آباد ضلع تھرپارکر (۲۱) بھلیسر ضلع گجرات (۲۲) دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور۔ (۲۳) چک نمبر ۵۶۵ گ۔ ب ضلع لائل پور (۲۴) سامانہ ریاست پٹیالہ (۲۵) بمبئی۔ (۲۶) ماندلے (۲۷) پونہ (۲۸) پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال (۲۹) پراونشل انجمن احمدیہ اڑیسہ (۳۰) ہناڈی ایران (۳۱) آبادان ایران (۳۲) یوگنڈا مشرقی افریقہ (۳۳) کوئٹہ

ضلع سیالکوٹ کے مندرجہ بالا حلقوں کی امارتوں کو گذشتہ انتخابات کے وقت مرکز سے خاص نمائندہ بھیج کر انتخاب کرایا جاتا رہا ہے۔ اس سے غرض یہ تھی۔ کہ ان حلقہ جات کی جماعتوں کو طریق انتخاب کے متعلق تجربہ ہو جائے۔ اور اب جب کہ ان کو تجربہ ہو چکا ہے۔ تو مرکز سے اس غرض کے لئے کوئی نمائندہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ضلع سیالکوٹ کے مذکورہ بالا حلقہ جات کی جماعتوں کے امراء کو چاہئیے کہ جلد تر اپنے اپنے حلقہ امارت کی جماعتوں کے نمائندوں کو ایک مقام پر جمع کر کے امراء کا جدید انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق نظارت علیا میں رپورٹ روانہ کرنے کا انتظام کریں اسی طرح دوسری مذکورہ بالا جماعتوں کو بھی فوراً اس طرف توجہ کرنی چاہئیے۔ اور اس امر میں مزید تاخیر نہیں کرنی چاہئیے۔

نوٹ نمبر ۱:۔ یہ امر یاد رکھنا چاہئیے کہ احمدیہ جماعتوں کے امراء اپنے اپنے حلقہ امارت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نمائندہ ہیں۔ اور جہاں عہدہ امارت مقرر ہو جائے۔ وہاں اسے بجز منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کوئی جماعت خود بخود منسوخ کرنے کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ پس مذکورہ بالا تمام جماعتوں میں چونکہ پہلے عہدہ امارت قائم ہے۔ اس لئے اب بھی ان جماعتوں کو مطابق قواعد وضوابط مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۷ مارچ و ۲۹ مارچ ۱۹۳۸ء فوراً امراء منتخب کر کے منظوری کے لئے رپورٹ نظارت علیا میں ارسال کر دینی چاہئیے

ناظر اعلیٰ

ارتداد کی رو کو روکنے کی ضرورت

آریہ سماج کی کوششیں استقلال اور تنظیم کے ساتھ اپنے سیاسی اغراض کے حصول کے لئے جاری ہیں۔ اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کا سلسلہ بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ ملاپ روزانہ ۱۰ مئی ۱۹۳۸ء میں رپورٹ ہے کہ دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے کارکنوں نے مارچ اور اپریل میں ۴۸۹ غیر ہندوؤں کو ہندو بنایا۔

اس خطرناک رو کو روکنا ضروری ہے۔ اس لئے دوستوں کا فرض ہے کہ

۱۔ جہاں سکرٹری ترقی اسلام ابھی تک نہیں منتخب ہوئے۔ وہاں انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

۲۔ اور مرکز سے ہدایات طلب کر کے ترقی اسلام کے لئے کام شروع کریں۔

سکرٹری ترقی اسلام قادیان

دورِ جدید کا اجراء

اخبار دورِ جدید لاہور جو مسلم بنک لاہور کے فیل ہو جانے سے مالی مشکلات میں مبتلا ہونے کے باعث ۲۸ مارچ سے کچھ عرصہ کے لئے بند ہو گیا تھا۔ نئے انتظامات کے ماتحت ۴ مئی سے پھر باقاعدہ شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ خریداران۔ مشتہرین۔ اور ایجنٹ مطلع رہیں۔

مینیجر اخبار دورِ جدید۔ اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور۔

وصیتیں

نمبر ۵۰۴۷ منکہ ہدایت اللہ ولد خیر الدین قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ماہوار آمدنی پر میرا گزارہ ہے۔ جو معین نہیں ہے۔ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ قریباً پندرہ روپے ماہوار رہتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہونگا میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ اگر بوقت وفات میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد۔ ہدایت اللہ ولد خیر الدین قلم خود

گواہ شد:۔ چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان۔

گواہ شد:۔ شیخ اصغر علی مہاجر گورنمنٹ پنشنر دار الفضل قادیان۔

نمبر ۵۰۴۲ منکہ نواب بی بی زوجہ چوہدری علی محمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن پنڈی دچور گڑھ ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) مہر مبلغ بتیس روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ ایک زیور چاندی مبلغ بیس روپے مبلغ ۵۰ روپے مجھے میری لڑکی مرحومہ کے ورثہ سے ملے ہیں۔ کل مبلغ ۱۰۲/۰ روپے بنتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی رقم اپنی وصیت کی داخل خزانہ کر کے اس کی رسید حاصل کر لوں۔ تو وصیت کے حصہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد نواب بی بی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ چوہدری علی محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ چوہدری فضل احمد پسر موصیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۱۰ مئی - اخبار ہند کو معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہند نے حکومت سندھ کو مطلع کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کے داخلہ پر جو پابندی عائد تھی وہ دور کر دی گئی ہے۔ مولوی صاحب موصوف آج کل حجاز میں جلا وطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ہندوستان میں ان کو واپس آنے کی اجازت دینے کے لئے حکومت ہند پر ایک مدت سے زور ڈالا جا رہا تھا اور مرکزی اسمبلی اور سندھ اسمبلی میں ان کے متعلق استفسارات کئے گئے تھے۔

کراچی ۱۰ مئی - آج ۲ بجے رات کو کسی نامعلوم شخص نے گورنر سندھ کے ملٹری سکرٹری میجر گیس کے پیٹ میں جبکہ وہ گورنمنٹ ہاؤس کے احاطہ میں سو رہے تھے۔ چھرا گھونپ دیا۔ اس نے میجر گیس کی بیوی کو بھی چھرا مارنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اس کے شور مچانے پر ملزم بھاگ گیا۔ میجر گیس کو بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ جہاں ان کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ بعد کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ حملہ آور ایک پٹھان ہے۔ جو گورنمنٹ ہاؤس میں ملازم ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے ملازمت سے علیحدگی کا نوٹس مل چکا تھا جس کی وجہ سے اس نے میجر گیس پر حملہ کر دیا حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جنیوا ۱۰ مئی - لیگ کونسل میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ولنگٹن نے کہا کہ جاپان نے شانٹنگ میں چینی مدافعت کے سدباب کے لئے زہریلی گیسوں کے استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیگ کونسل کو چاہیئے کہ وہ فوراً مداخلت کرے تاکہ جاپان اس قسم کا اقدام نہ کرے۔

کراچی ۱۰ مئی - گورنمنٹ سندھ پولیس سارجنٹوں کی تعداد میں کمی کرنے اور پولیس سروس میں آئندہ بھرتی کو کم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

شملہ ۱۰ مئی - پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کسی لڑکی کو جب اس کی عمر ۱۰ سال ہو جائے گی پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں رہنے کی اجازت نہیں ہوگی اور ۱۵ سال کی عمر کے بعد کسی لڑکی کو لوئر پرائمری میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

بنکوک (بذریعہ ہوائی ڈاک) سیام گورنمنٹ اپنے بحری ڈیفینس کو مضبوط کر رہی ہے۔ جاپان میں سیام گورنمنٹ کے لئے دو اور جنگی جہاز تیار کئے جا رہے ہیں۔ اور دو دو ہزار ٹن کی دو گن بوٹوں کی تیاری کے لئے بھی جاپان کو آرڈر دیا گیا ہے۔

پشاور ۹ مئی - ماہ اپریل کے پہلے دو ہفتوں کی رپورٹ مظہر ہے کہ صوبہ سرحد میں ۴۴ اشخاص پر مرض چیچک کا حملہ ہوا اور گیارہ اموات ہوئیں۔

شملہ ۱۰ مئی - گورنر سندھ کی شملہ میں موجودگی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ان کے تبادلہ خیالات سے یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ وہ لائڈ بیراج کے قرضہ کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ لائڈ بیراج کے قرضہ کی رقم بیس کروڑ روپیہ ہے سندھ وزارت چاہتی ہے کہ یہ قرضہ اڑا دیا جائے۔ لیکن اگر ایسا کیا جائے تو برطانوی ہند کے ٹیکس دہندگان پر بیس سال کے لئے ایک کروڑ روپیہ سالانہ کا زائد بوجھ پڑ جائیگا اس لئے سنٹرل گورنمنٹ سندھ وزارت کی خواہش کا احترام کرنے سے قاصر ہے۔

پٹنہ ۱۰ مئی - بہار کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ جن پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کیا گیا تھا۔ ان کی نگرانی نہیں کی جا رہی اور وہ نہایت پُرامن زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جبل پور ۱۰ مئی - سی پی کے وزیر اعظم اور تین وزراء میں اختلافات کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان اختلافات کے باعث ان تینوں وزراء نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ وزراء ورکنگ کمیٹی کے سامنے اپنا کیس رکھنے کے لئے بمبئی جا رہے ہیں۔

پشاور ۱۰ مئی - گاندھی جی نے جو صوبہ سرحد کا دورہ کیا ہے اس کے تمام مناظر کی ایک ہزار فٹ لمبی فلم تیار کی گئی ہے۔ یہ فلم ایسٹرن سائن نیوز آف لاہور نے تیار کی ہے۔

ہانگکو ۹ مئی - حکومت چین نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی شانٹنگ میں دو ہفتہ تک شدید جنگ کرنے کے باوجود جاپانی فوجیں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکیں اب معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ مغربی شانٹنگ کی طرف بڑھنے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۰ مئی - کا ڈیڑھ گھنٹہ تک کے خفیہ اجلاس کے بعد لیگ کونسل نے فیصلہ کیا کہ سابق شاہ ایبے سینیا کے نمائندے کو مشروط طور پر کونسل کے اس اجلاس میں شرکت کی اجازت دی جائے۔ جس میں ایبے سینیا کے مسئلہ پر بحث کی جائے گی۔

کٹک ۱۰ مئی - کل اڑیسہ کے جیلوں میں اصلاحات کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں وزیر اعظم - وزیر جیل خانہ جات انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شرکت کی اور فیصلہ کیا گیا کہ "سرکار سلام" کہنے کی پابندی قیدیوں سے اڑا دی جائے۔

لنڈن ۹ مئی - لارڈ ویسویل نے ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں اپنے دورہ ہندوستان کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینا ضروری ہے اس کے بعد جیسا کہ دوسری نوآبادیات میں ہے ہندوستان میں بھی برطانوی کامن ویلتھ سے علیحدگی کی تحریک زور نہیں پکڑے گی۔

کراچی ۱۰ مئی - گورنمنٹ گزٹ میں دو نئے بلوں کے مسودے شائع کئے گئے ہیں جو گورنمنٹ کی طرف سے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کئے جائیں گے۔ ایک بل میں وزیروں کی تنخواہ پانچ صد روپیہ مقرر کی گئی ہے اور دوسرے میں تجویز کیا گیا ہے کہ تمام میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں سے نامزدگیاں ختم کر دی جائیں۔

پشاور ۱۰ مئی - ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد وزراء کی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے آج صبح فرنٹیر میل میں سوار ہو کر بمبئی روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۹ مئی - حکومت سپین نے اعلان کیا ہے کہ کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ سپین میں صلح کرانے کے لئے گفت و شنید کرے ایک آزاد قوم اور حملہ آور جرمنوں اور اطالویوں میں کوئی صلح یا سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک فتح حاصل نہیں ہوگی سپین کی جمہوریت آخری دم تک جاری رکھے گی۔

راولپنڈی ۹ مئی - سرحدی اسمبلی نے اپنے گذشتہ اجلاس میں مندرجہ ذیل بل پاس کئے تھے (۱) پنجاب میونسپل سرحدی ترمیمی ایکٹ (۲) تمباکو کی فروخت پر ٹیکس کے متعلق ایکٹ (۳) نہروں کے متعلق ایکٹ۔ اب گورنر سرحد نے ان بلوں پر مہر تصدیق ثبت کر کے ان کو باقاعدہ قانون کی شکل دے دی ہے۔

شملہ ۱۰ مئی - آج لنکاشائر کے تجارتی نمائندے اور ہندوستان کے غیر سرکاری نمائندے اسمبلی ہال میں جمع ہوئے۔ جہاں گفت و شنید کا آغاز ہو گیا۔ اس موقع پر آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کے بعد مسٹر اے ڈی کیمبل قائد مندوبین لنکاشائر اور سر پرشوتم داس ٹھاکر داس قائد مشیران ہند نے بھی تقریریں کیں۔ تصفیہ طلب امور کا فیصلہ دو دن تک ملتوی ہو گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی